سوال

(12) نیٹ پر غیر محرم سے گفتگو کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

انٹرنیٹ کے ذریعے کسی غیر محرم سے بات کرنا کیسا ہے؟ اس میں چیٹنگ، ای میل، یا کسی فورم میں بات ہو۔ اگر بات دین کی بات کہنے کے لئے ہو تو کیا صحیح ہے؟ نا محرم سے دوستی کرنا انٹرنیٹ کے ذریعے چاہے وہ دین کے کام کے لئے ہو یا پھر ٹائم پاس کے لئے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر گفتگو کا مقصد دینی مسائل کی راہنمائی حاصل کرنا ہو تو وقار، متانت، سنجیدگی اور شرعی تعلیمات کو ملحوظ خاطر رکھ کر گفتگو کی جا سکتی ہے۔ صحابہ کرام متعدد مسائل میں سیدہ عائشہ سے راہنمائی لیا کرتے تھے۔

اور اگر بات چیت کا مقصد وقت گزاری اور دوستیاں لگانا ہو تو غیر محرم لڑکوں اور لڑکیوں سے گفتگو کرنا ناجائز، حرام اور ممنوع ہے۔ کسی خاص ضرورت کے بغیر یہ فضول کام ہے، اور بالآخر حرام کے ارتکاب کا سبب بنے گا۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں:

''دواعی الی الحرام، حرام''

یعنی وہ امور جو حرام کی طرف لے جائیں، وہ بھی ناجائز ہیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو بغیر شوہر کی اجازت کے غیر مردوں کے ساتھ کلام کرنے سے سخت تاکید کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ اور دوسری ایک روایت میں ہے عورتوں کو غیر مردوں کے ساتھ میٹھی میٹھی باتیں کرنے کی بھی سخت غضب وغصے کے ساتھ ممانعت فرمائی ہے کہ مرد اس کی طرف کچھ رجھنے لگیں۔ یعنی اگر عورت کسی غیر مرد سے نرم ونازک باتیں کرے گی تو مرد کے دل میں طمع پیدا ہوگا اور دل کا چور جاگ اٹھے گا جو دونوں کیلئے نقصان دہ اور موجب عذاب ہے۔

عورت کی مرد کے ساتھ گفتگو اس وقت ہو سکتی ہے جب فتنہ سے محفوظ رہنے کی گارنٹی دی گئی ہو اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ:-

"واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب"

اورجب تم کسی ضرورت اورحاجت کی وجہ سے عورتوں سے کوئی چیز مانگو توپردے کے پیچھے سے مانگو۔

پھر عورت کا غیر محرم مردسے گفتگو کرنا صرف ضرورت کی حدتک جائز ہوگا اوراس میں بھی اس بات کا لحاظ رکھا جائے گا کہ شریعت نے کہاں کون سی حدلگائی ہے مردوزن کے درمیان ہونے والی گفتگومیں نرم لہجہ (شیرنی اورلوچ دارآواز کا انداز) نہ ہو کیونکہ جب آپ کسی سے لوچ دار آواز سے بات کریں توظاہر ہے کہ سننے والا یہی سمجھے گا کہ آپ اس کو لفٹ کرارہی ہیں اوروہ مزے سے آپ کے قصے دوسروں کو سناتا رہے گا کیونکہ ان کا کام ہی یہی ہوتا ہے کہ ہم نے اتنی لڑکیوں سے دوستی کررکھی ہے یا اتنی لڑکیاں ہم پر جان دیتی ہیں توخدارا ان لفنگوں سے اپنے آپ کو بچائیں اوردین کی سیدھی راہ کو اپنائیں کہ کہیں نا سمجھی میں اٹھایا ہوا قدم کل کو دوزخ کی آگ میں کھینچ کرلے جائے۔

عورت کی غیر محرم کے ساتھ ٹیلیفون پر گفتگو کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے مرد کو عورت سے ضرورت کے تحت بات کی اجازت ہے لیکن اس میں بھی بہت لحاظ رکھنا پڑتا ہے کہ یہ بھی ایک طرح کی خلوت ممنوع ہے جس میں مردو عورت کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے اوراس سے بچنے کی اہمیت پر زوردینا چاہئیے ۔ کیونکہ اس طرح کی گفتگو کرنا بعض اوقات حرام کاری اوربدکاری تک لے جاتی ہے جس طرح آج کل ایک وبا پھیلی ہوئی ہے کہ ریڈیو پر مرد عورت یا عورت مرد ٹیلی فون کے ذریعے اپنی پسند کے گانے سنتے ہیں اور بیہودہ ہنسی مذاق میں مشغول رہتے ہیں یہ نہایت ہی لغو حرکت ہے جس سے بچنا نہایت ہی ضروری ہے کیونکہ ایسی ہی لڑکیاں ایسے لڑکوں کو دل دے بیٹھتی ہیں اوراپنی دنیا اورآخرت دونوں تباہ وبرباد کرڈالتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تمہاری نیت کیا ہے بہتر یہ ہے کہ ایسی وبا سے دور ہی رہنا چاہئیے جو تباہی کے دروازے پر لے جائے عورت کا ٹیلی فون پر گفتگو کرنا جائز ہے مگراس کے ساتھ نرم لہجہ میں بات نہ کرے اورنہ ہی بات کرنے میں لوچ آئے صرف ضروری بات کرے جتنی شرعاً ضرورت ہے بس اسی قدر بات کرے زیادہ نہیں۔

اورجو یہ ٹیلی فون پر بے حیائی کی گفتگو ہوتی رہتی ہے یہ سراسر حرام ہے ایسی گفتگو سے بچنا چاہئیے کیونکہ جب ایسی لڑکیوں کو روکا جاتا ہے تووہ کہتی ہیں کہ جب بازار جاؤ یا کسی دکان والے سے خرید وفروخت کرو جب بھی تو مرد سے بات کرتے ہیں کیا وہ گناہ نہیں ہے۔

تواے اللہ کی بندیو! جب تم خرید وفروخت کرنے یا رکشہ ٹیکسی میں جاتی ہو تولازمی تمہارے لہجے میں سختی ہوتی ہے مگرجب یہ لہجہ کسی ایسے کے روبرو ہوجاتا ہے کہ جس سے اسلام نے دور رہنے کا حکم دیا ہوتا ہے تو یہی لہجہ سختی سے نرمی اورلوچ پر اترآتا ہے۔ جوکہ سراسر گناہ ہے اورجب مردو عورت کو ایسی گفتگو کا موقع مل جائے جوان کو حرام کاری تک لے جائے ایسی گفتگو کو چھوڑ ہی دینا چاہئیے ۔ یہ ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں پر نظر رکھیں کہ وہ کس سے کب کہاں اورکس لہجے میں گفتگو کررہی ہیں نہ کہ اس حرام کھیل میں ان کا ساتھ دیں کیونکہ جب ٹیلی فون پراپنے کے گانے سننے کا اعلان کررہی ہوتی ہیں ان میں یہ ہوتا ہے کہ اب میری والدہ سے بات کریں اب میری چھوٹی بہن سے بات کریں خود توگناہ میں ملوث ہیں ہی دوسروں کو بھی گناہوں میں دھنسا رہی ہیں۔

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1